سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ

امیر اہلسنت ابو بلال

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی فون: 4921389 - 90-91

شہید مسجد کھارادر، کراچی فون: 2314045 - 2203311
FAX : 2201479

Email : maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سَیِّدی قُطبِ مدینه رضی اللہ عنہ

﴾ قُطب : اُس وَلیُّ اللہ کو کہتے ہیں جس کے ذِمّے کسی شہر یا علاقے کا انتِظام سپُرد ہو۔ ﴿

اَلْحَمْدُلِلّٰه عزوجل **سگ مدینه** (راقِمُ الحُروف) بچپن ہی سے امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے مُتعارِف ہو چکا تھا۔ پھر جُوں جُوں شُعُور آتا گیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی مَحَبَّت دِل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوفِ تَرديد کہتا ہوں کہ ربُّ العُلٰی عزوجل کی پہچان، میٹھے میٹھے مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذَرِیعہ ہوئی تو مجھے میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے سبب نصیب ہوئی۔ آخرِ کار آپ رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی "ہستی" مرکزِ توجُّہ بنی گو مشائخِ اہلسنّت کی کمی تھی نہ ہے مگر ؎

پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس "مقدّس ہستی" کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس "ہستی" میں ایک کشِش یہ بھی تھی کہ براہِ راست گنبدِ خضرا کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اُس "مقدّس ہستی" سے میری مُراد **حضرت شیخُ الفَضیلت، آفتابِ رضَویّت، ضیاءُ الملّت، مُقتدائے اہلسُنّت، مُرید وخلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخُ العَرَب وَالعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینه، قُطبِ مدینه، حضرت علّامه مولٰینا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی** رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی تھی۔ میں نے **عزمِ مُصمَّم** کر لیا تھا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے اُن کا مُرید بننا ہے، چُنانچہ میں نے آپ کا **مدینۂ مُنوره** کا پتا حاصل کیا۔ یہ غالباً ۱۳۹۶ھ کی بات ہوگی۔ مدینۂ پاک کا پتا حاصل کرنے کے بعد ایک کرم فرما مرحوم محمد آدم برکاتی صاحب کے سامنے اپنا **مافی الضّمیر** ظاہر کیا کہ میں نے حضرتِ قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ سے بذریعۂ ڈاک بیعت کرنے کا تہیّہ کیا ہے۔ مرحوم آدم بھائی نے کہا، تم کراچی میں رہتے ہو اور وہ مدینۂ منورہ میں۔ تم نے ابھی تک انہیں دیکھا تک نہیں ہے آخر "**تصوُّرِ شیخ**" کس طرح کرو گے؟ میں نے کہا، "اِس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہے تو وہ خواب کے ذریعے بھی یہ مسئلہ حل کر سکتا ہے ظاہری دُوری فُیُوض وبرکات میں رُکاوٹ نہیں بن سکتی۔"

اُسی رات (وہ ربیع النور شریف کی دسویں شب تھی) جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل سچ مچ میرے ہونے والے پیر و مُرشِد رضی اللہ عنہ میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ اُن کا نقشہ میرے ذِہن میں اچھی طرح محفوظ ہوگیا اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل آج بھی محفوظ ہے۔ میں نے خوشی خوشی حضرت قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کے خلیفۂ مجاز پیر طریقت حضرت الحاج علامہ مولٰینا حافِظ قاری محمد مُصلِحُ الدِّین صِدّیقی القادِری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا خواب سُنایا۔ اُنہوں نے حضرتِ قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کا حُلیہ دریافت کیا میں نے حُلیہ بیان کردیا۔ اُنہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ آپ رضی اللہ عنہ بارہا مدینۂ منورہ میں حضرتِ قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دے چکے تھے۔ پھر ان ہی سے سِلسلۂ بیعت عَرِیضہ لکھوا کر کراچی سے مدینۂ طیبہ روانہ کیا، جواب نہ ملا۔ چند بار اِسی طرح عَرِیضے بھیجے مگر جواب نَدارد۔ میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مُرید بھی نہیں بناتے، توجُّہ بھی نہیں ہٹاتے آخر مُعاملہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم کہ اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوچکی ہیں۔ رات کو زیارت کی پھر دِن آیا اور مغرب کی نماز کے بعد پتا چلا کہ مدینۂ پاک کی مُشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مُرشِدی رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ عِطر بیز و عنبر خیز سے "قبولیّت کا مُژدہ" آپہنچا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

پھر جب ۱۴۰۰ھ میں مقدّر نے یاوری کی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا تو جدّہ شریف کے ایئر پورٹ پر اُتر کر مُحسن و کرم فرما اور اپنے پیر بھائی ساکنِ مدینہ الحاج صوفی محمد اقبال قادِری رَضَوی ضِیائی سلَّمہٗ کی کار میں بیٹھ کر سیدھا مدینۂ منورہ حاضر ہوا۔ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مُرشِدی رضی اللہ عنہ کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا جب بے تاب نگاہیں مرشِدی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ زیبا پر پڑیں تو دِل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ وُہی نورانی چہرہ ہے جسے کراچی میں خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل

تصوُّر جماؤں تو موجود پاؤں   کروں بند آنکھیں تو جلوہ نُما ہیں

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل کم و بیش دو ماہ مدینۂ منوّرہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اور مدینۂ پاک کی حاضری کے دَوران تقریباً روزانہ آستانۂ عالیہ پر ہونے والی محفلِ نعت میں حاضری دیتا رہا۔ بارہا شام کو بھی آستانۂ مُرشدی رضی اللہ عنہ پر حاضری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینۂ منوّرہ سے رُخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سَر پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا، بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں سلامِ رُخصت عرض کرنے کیلئے تو عجیب حالت تھی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے دَرو دِیوار اور برگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اِسی دَوران محبوب کی گلی کے ایک خار نے آنکھ کے پپوٹے پر پیار سے چُٹکی بھرلی جس سے ہلکا سا خون اُبھر آیا۔ ؎

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا   کوشش نہ کرے کوئی اِس زخم کو سینے کی

بہر حال مُواجَھہ شریف پر حاضِر ہو کر سلام عرض کر کے روتا ہوا مسجدِ نَبَوِیِّ الشَّریف علیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوٰۃ وَالسَّلام سے باہَر نکلا اور گرتا پڑتا مُرشِد کے آستانۂ عالیہ پر حاضِر ہوا اور مُضطَرِبانہ سر مُرشِد کے قدموں میں رکھ دیا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مُرشِدی نے انتِہائی شفقت کے ساتھ سر پر دستِ شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا، ''بیٹا تم مدینۂ منورہ سے جا نہیں رہے ہو آرہے ہو۔'' اُس وَقت مجھے اپنے ولیِ کامل پیرو مرشِد کے اس جُملے کے معنیٰ سمجھ میں نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جارہا تھا اور مرشِد فرمارہے تھے ''تم جا نہیں رہے ہو آرہے ہو'' لیکن اب اچھی طرح اُس جُملے کے سَربَستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مُرشِد کی کرامت تھی اور مُرشِد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مرشِد کے صَدْقے مدینۂ پاک کی اِتنی بار حاضِری نصیب ہوئی کہ مجھے یاد ہی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفرِ مدینہ کیا ہے۔ یہ سب کرم کی بات ہے۔ اللہ عزوجل کرے مرشِد کے صَدْقے اسی طرح مدینۂ منورہ میں آنا جانا رہے اور آخِر کار جنّتُ البقیع میں مرشِد کے قدموں میں مَدفَن نصیب ہوجائے۔

رہے ہر سال میرا آنا جانا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیعِ پاک ہو آخر ٹھکانا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امامِ اہلسنّت نے دَستاربندی فرمائی

سیِّدی قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کی وِلادتِ باسعادت ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۷ء) میں پاکستان کے ضِلع سیالکوٹ میں بمقام کلاس والا ہوئی۔ ''یاغفورُ'' سے سِنِ وِلادت نکلتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتِدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصِل کی۔ پھر لاہور شریف اور دہلی میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا بالآخر پیلی بھیت (یوپی انڈیا) میں حضرتِ علامہ مولینا وَصی احمد مُحَدِّث سُورتی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تقریباً چار سال رہ کر عُلُومِ دینیہ حاصِل کئے اور دَورۂ حدیث کے بعد سَنَدِ فَراغت حاصِل کی زَہے قِسمت امامِ اہلسنّت رضی اللہ عنہ نے اپنے دستِ مبارَک سے سیِّدی قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کی دستاربندی فرمائی۔ آپ نے امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت بھی کی اور صِرف ۱۸ سال کی عُمر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سَنَدِ خِلافت بھی پائی۔

کلی ہیں گلستانِ غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کی یہ باغِ رَضا رضی اللہ عنہ کے گُلِ خوشنُما ہیں

کراچی تا بغداد

۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء) میں تقریباً ۲۴ سال کی عُمر میں آپ رضی اللہ عنہ اپنے پیرو مُرشِد امامِ اہلسنّت رضی اللہ عنہ سے رُخصت ہو کر کراچی تشریف لائے۔ کچھ عرصہ کراچی میں گزار کر حُضُورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے خُصوصی فُیُوض وبَرَکات حاصِل کرنے کیلئے بغدادِ مُعلّٰی وارِد ہوئے۔ وہاں تقریباً چار برس اِستِغراق کی کیفیت رہی اور مجذُوب رہے۔ بغداد شریف میں ۹ برس اور کچھ ماہ قِیام رہا۔

مدینۂ پاک میں حاضری

۱۳۲۷ھ (۱۹۱۰ء) میں آپ بغدادِ پاک سے براستہ دِمشق (شام) بذریعہ ریل گاڑی مدینۂ طیبہ حاضر ہوئے۔اُن دِنوں وَہاں تُرکوں کی ''خدمت'' تھی۔

گُنبدِ خضرا پہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم جاں مِری قربان ہو   میری دَیرینہ یہی حسرت شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم ہے

سات دن کا فاقہ

حضرتِ قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب میں مدینۂ مُنوّرہ حاضر ہوا تو شروع کے دِنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر سات دِن کا فاقہ گُزرا۔ساتویں روز جب میں بھوک سے نِڈھال ہوگیا تو میرے پاس ایک پُر ہَیبَت بُزُرگ تشریف لائے اور اُنہوں نے مجھے تین مُشکیزے دیئے ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔مُشکیزے دیکر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیاء لاتا ہوں۔تھوڑی دیر بعد چائے کا ڈبّہ اور چینی وغیرہ لاکر مجھے دیئے اور فوراً واپَس چلے گئے ۔میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہو چکے تھے۔قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا، آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ اُنہوں نے فرمایا، میرے گمان میں وہ مدینے کے سلطان رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان سیِّدُ الشُّہداء سیِّدُ نا حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔کیونکہ مدینۂ مُنورہ کی وِلایت اِنہی کے سپُرد ہے۔

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پاسکتا   جو رنج و مصیبت سے دوچار نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ حضرتِ سیِّدُ نا حمزہ رضی اللہ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہرسال ۱۷ رَمَضانُ المبارَک کو سیِّدُ نا حمزہ رضی اللہ عنہ کا عُرس شریف مناتے اور ایک روزہ سیِّدُ نا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر افطار فرماتے تھے۔

مرحبا، مرحبا

حضور سیِّدی قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ پیکرِ علم وعَمل تھے، اپنے گھر سے نکلنے اور بغدادِ معلّٰی کے قِیام اور مدینۂ مُنورہ میں اِقامت کے دَوران جس قَدَر ان پر امتحانات پیش آئے اُس پر صَبر وتحمّل ان ہی کا حصّہ تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نہایت ہی خلیق اور مِلنسار تھے۔ اکثر جب آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوئی حاضِر ہوتا تو **مرحبا مرحبا کی صدا** بُلند فرماتے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل **سگِ مدینہ** (راقم الحروف) بھی جب حاضِرِ خدمت ہوتا تو کئی بار آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی شیریں **سُخنی** کے ساتھ ''**مرحبا بھائی الیاس مرحبا بھائی الیاس**'' فرما کر دِل کو باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنایا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نہایت ہی مُتواضِع اور مُنکَسِرُ الْمزاج تھے۔میں (راقم الحروف) نے بارہا دیکھا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دُعا کی درخواست

پیش کی جاتی تو ارشاد فرماتے، "میں تو دُعا گو بھی ہوں اور دُعا جُو بھی" (یعنی دُعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دُعا کا طلبگار بھی ہوں)۔

ضیا پیر و مُرشد مِرے رہنُما ہیں رضی اللہ عنہ　　سُرورِ دِل و جاں مِرے دلربا ہیں

روزانہ محفلِ میلاد

حضرتِ قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جُنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رضی اللہ عنہ فَنا فِی الرَّسُول کے منصب پر فائز تھے۔ ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی آپ کا روز و شبانہ مشغلہ تھا۔ اکثر زیارت کیلئے آنے والے سے اِستِفسار فرماتے، آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مَحظُوظ ہوتے۔ بارہا جذباتِ تأثُر سے آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہو جاتا۔ روزانہ رات کو آستانۂ عالیہ پر محفلِ میلاد کا اِنعِقاد ہوتا جس میں مَدَنی، تُرکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سُوڈانی اور دُنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل سگِ مدینہ (راقم الحروف) کو بھی کئی بار اُس مقدّس مَحفِل میں نعت شریف پڑھنے کا شَرَف حاصل ہوا ہے سگِ مدینہ (راقم الحروف) نے ایک خاص بات قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں یہ دیکھی کہ حُضور اختِتام پر (بطورِ تَواضُع) دُعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ مَحفل کو دُعاء کا حُکم فرما دیتے۔ دو ایک بار مجھ پاپی و کمینہ سگِ مدینہ کو بھی اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب (یعنی حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے) کے تحت آستانۂ عالیہ پر اختتامِ محفل میلاد پر دُعا کروانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ دُعا کے بعد روزانہ لازمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی　　جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

طَمَع نہیں ، مَنَع نہیں اور جَمَع نہیں

حضرتِ قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ ایک کریم النَّفس اور شریف الفِطرت بُزُرگ تھے ان کی قُربت میں اُنس ومَحبت کے دریا بہتے تھے اور سَلَفُ الصّالحین کی یاد تازہ ہو جاتی۔ آپ رضی اللہ عنہ سخی اور بہُت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، "طَمَع نہیں، مَنَع نہیں اور جَمَع نہیں" یعنی لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بغیر مانگے دے تو منع مت کرو اور جب لے لو تو جمع مت کرو۔" جب آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی عِطر پیش کرتا تو خوش ہو کر اُسے اِس طرح دعا دیتے۔ "عَطَّرَ اللّٰہُ اَیَّامَکُمْ" یعنی اللہ عزوجل تمہارے ایّام مُعطّر (خوشبودار) کرے۔" آپ کو شہنشاہِ اُمَم، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حُضور سیّدُنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے بے حد اُلفت تھی۔ ایک بار فرمانے لگے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بعدِ مُردَن روح وتن کی اس طرح تقسیم ہو　　روح طیبہ میں رہے لاشہ مِرا بغداد میں

غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مدد فرمائی

سیّدی قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ مجھ پر لقوہ کا شدید حملہ ہوا اور میرا آدھا جسم مَفلُوج ہوگیا علالت اِس قدر بڑھی کہ سب لوگ یہی سمجھے کہ اب یہ جانبر نہ ہوسکیں گے۔ ایک رات میں نے رو رو کر بارگاہِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں فریاد کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے پیرومُرشِد، میرے امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ نے خادِم بنا کر حُضُور کے آستانے پر بھیجا ہے، اگر یہ کسی خطا کی سزا ہے تو مرشدی کے واسطے مجھے مُعاف فرمادیں۔ اسی طرح حُضور غوثِ پاک اور خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہما کی سرکاروں میں بھی استِغاثہ پیش کیا۔ جب مجھے نیند آگئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیرومُرشِد سیّدی احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن دو نورانی چہرے والے بُزرگوں کو ہمراہ لئے تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ایک بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، ضیاء الدّین (رضی اللہ عنہ)! یہ دیکھو! حُضور سیّدُنا غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ) ہیں اور دوسرے بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اور یہ حُضور خواجہ غریب نواز (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ حُضُور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے میرے جسم کے مَفلوج حصّے پر اپنا دستِ شِفا پھیرا اور فرمایا، ''اُٹھو'' میں خواب ہی میں کھڑا ہوگیا۔ اب یہ تینوں بُزرگ نماز پڑھنے لگے۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل میں تندُرُست ہوگیا۔

مرشِدی مجھ کا بنادے تو مریضِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم   از پئے احمد رضا یا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہما

امداد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے (محفلِ میلاد کرنے کے ''مقدّس جُرم'' میں) (۱۹۲۵ء سے حَرمین شریفین میں نجدی ''خِدمت'' ہے ان کے قانون میں محفلِ میلاد کرنا جُرم ہے) مدینہ مُنوّرہ سے نکالنے کی مُتعدّد بار کوشش کی گئی لیکن بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر فریاد کرتا تو کوئی نہ کوئی سبب مدینہ مُنوّرہ میں رہنے کا بن جاتا۔ ایک بار تو پولیس نے میرا سامان گھر سے اُٹھا کر باہر پھینک دیا میں پریشان ہوکر گلی میں کھڑا تھا۔ سپاہیوں کی نظریں جُوں ہی غافِل ہوئیں میں تڑپتا ہوا روضۂ انور پر حاضر ہوگیا اور رو رو کر فریاد کی۔ جب دِل کا بوجھ ہلکا ہوا میں واپس اپنی گلی میں پہنچا تو پولیس نے خود ہی سامان اندر رکھ دیا تھا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ کی شہر بدری کا آرڈر منسوخ کردیا گیا ہے۔

وَاللہ عزوجل وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے   اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دِل سے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کہاں پھنس گیا

واقعی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہمانوں پر بے حد کرم فرماتے ہیں۔ ۱۴۰۰ھ (۱۹۸۰ء) میں سگِ مدینہ (راقم الحروف) پہلی بار مدینۂ طیبہ حاضر ہوا تھا اور شاید میری مدینے کی پہلی یا دوسری شب تھی۔ رات کافی گزر چکی تھی۔ میں مسجدِ نَبَوِیِ الشَّریف علیٰ صَاحِبِہَاالصَّلوٰۃ وَالسَّلام کے باہَر بابِ جبرئیل علیہ السلام کی جانِب اس انداز پر گنبدِ خضراء کے جلوے لُوٹ رہا تھا کہ کبھی والہانہ انداز میں گنبدِ خضرا کی طرف بڑھتا چلا جاتا تو کبھی اُسی سَمت رُخ کئے اُلٹے قدم پیچھے ہٹنے لگتا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ڈیوٹی پر متعین ایک پولیس نے مجھے للکارا اور پکڑ لیا اُس کا ساتھی دیوار سے ٹیک لگا کر اُونگھ رہا تھا۔ اس کو اُس نے ٹھوکر مار کر کہا، قُمْ (اُٹھ) وہ ایک دَم مشین گن تان کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا یہ لوگ میری زُلفیں کھینچنے لگے (غالباً ایک یا دو سال قبل کعبۃ اللہ شریف پر جن لوگوں نے قبضہ کر کے وہاں کی بے حُرمتی کی تھی اور جس سے دُنیا کا ہر مسلمان تڑپ اُٹھا تھا وہ سب لوگ لمبی لمبی زُلفوں والے تھے تو پولیس نے مجھے بھی شاید اُن کا آدمی سمجھا ہو) اُنہوں نے مجھ سے ''جواز'' (یعنی پاسپورٹ) طلب کیا۔ اِتّفاق سے وہ میرے پاس اُس وقت موجود نہیں تھا بلکہ قیام گاہ پر تھا۔ اب تو میں بالکل ہی پھنس گیا تھا یہ دونوں مل کر مجھے ایک کوٹھڑی پر لائے اُس کا تالا کھولا اور اندر دھکیلنے لگے میں گھبرا گیا اور بے ساختہ میری زَبان سے اپنی مادَری زبان میمنی میں فریاد کے کلمات جاری ہو گئے جس کا اُردو ترجمہ ہے، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کہاں پھنس گیا!'' اب تو اور بھی ڈرا کہ میں نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کی صدا لگا دی ہے لٰہذا شاید مجھ پر شدید ظلم ہو گا کیوں کہ بد قسمتی سے وہاں کا ''مُسلّط طبقہ'' ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کہنے والوں کو مشرک قرار دیتا ہے۔ مگر جُوں ہی میرے مُنہ سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صَدا نکلی۔ میرے بے کسی دیکھ کر پولیس والوں کی ہنسی نکل گئی اور اُنہوں نے کوٹھڑی کے دروازہ پر تالا لگا دیا اور مجھے چھوڑ دیا۔

جب تڑپ کر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا　　فوراً آقا کی حمایت مل گئی

غائبانہ ہستیوں کی آمد

حضور سیّدی قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ پر وِصال سے دو ماہ قبل کچھ عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ کچھ ارشاد فرماتے تو سمجھ میں نہ آتا، بعض اوقات بار بار فرماتے، ''آیئے قبلہ من تشریف لایئے'' ایک بار حاضِرین نے دیکھا کہ آپ ہاتھ جوڑ کر کسی سے التجا کر رہے ہیں ''مجھے معاف فرما دیجئے'' کمزوری کے باعث میں تعظیم کیلئے اُٹھ نہیں پا رہا'' کچھ دیر کے بعد حاضِرین کے اِستِفسار پر ارشاد فرمایا، ''ابھی ابھی حضرتِ سیّدُنا خِضر علیہ السلام، حُضور سرکارِ بغداد سیّدُنا غوثُ الاعظم رضی اللہ عنہ اور میرے پیر و مُرشِد حضرتِ سیّدُنا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن تشریف لائے تھے۔''

وِصال

۴ ذُوالحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ (2-10-81) بروزِ جُمعہ مسجدِ نَبَوِیِ الشَّریف علیٰ صَاحِبِہَاالصَّلوٰۃ وَالسَّلام کے مُؤَذِّن نے ''اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہا اور سیّدی قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔ بعدِ غسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُجرۂ مقصورہ شریف کی خاکِ مبارَک رکھی گئی، آمِنہ رضی اللہ عنہا کے دِلبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کا غُسالہ شریف اور مختلف تبرُّکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مبارکہ اُٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے　　محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں سیّدی قُطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّتُ البقیع کے اُس حصّے میں جہاں اہلبیتِ اطہار علیہم الرضوان آرام فرما ہیں وَہیں سیِّدۃُ النِّساء فاطمۃُ الزَّہرا رضی اللہ عنہا کے مزارِ پُر انوار سے صِرف دو گز کے فاصلے پر سپُردِ خاک کیا گیا۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ

نزیلِ الشارقۃ الامارات العربیۃ المتحدہ

عاشقِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ضِیاءُ الدِّین رضی اللہ عنہ

عاشقِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ضِیاء الدین رضی اللہ عنہ
زاہد و پارسا ضِیاء الدین رضی اللہ عنہ

دِلبر و دلرُبا یا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ
میرے دِل کی ضیاء ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

تم کو قطبِ مدینہ یا مُرشِد!
عُلَماء نے کہا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

باعثِ فخر ہے یہ میرے لئے
ہُوں مرید آپ کا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ
بہرِ غوث الورٰی رضی اللہ عنہ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

چشمِ رَحمت بسُوئے من مُرشِد
بہرِ احمد رضا رضی اللہ عنہ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

ایسا کردے کرم رہیں یا ربّ عزوجل !
مجھ سے راضی ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

کیسے بھٹکوں گا کہ ہیں میرے تو
رہبر و رہنُما ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

ایک مدّت سے آنکھ پیاسی ہے
اپنا جلوہ دکھا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

چشمِ تَر اور قلبِ مُضطَر دو
بہرِ حَمزہ رضی اللہ عنہ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

میری سب مشکلیں ہوں حل مُرشِد
میرے مُشکِل کُشا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

پون سو سال تک مدینے میں
تم نے بانٹی ضِیا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

جامِ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پلا ایسا
ہوش میں آؤں نا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے
مجھ کو ان سے بچا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

آہ! طوفان میں گھِر چکی ہے ناؤ
اے مِرے نا خدا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

موت آئے مجھے مدینے میں
کردو حق عزوجل سے دُعا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں
اپنے قدموں میں جا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

حشر میں دیکھ کر پکاروں گا
مرحبا، مرحبا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس جنّت میں
مجھ کو حق عزوجل سے دلا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

بے عمل ہی سہی مگر عطّار
کس کا ہے؟ آپ کا ضیاء الدین رضی اللہ عنہ